124290-اذان فجر کے دوران جماع کرنا

سوال

میں نے رمضان المبارک میں فجر سے قبل بیوی سے ہم بستری کی اوراسی حالت میں تھا تواذان شروع ہوگئی اوراذان ختم ہونے سے قبل ہم بستری ختم کردی کیونکہ میرا خیال تھا کہ اذان ختم ہونے تک جماع کیا جاسکتا ہے، کیا میرے ذمہ کچھ لازم آتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

جب مؤذن طلوع فجر کے وقت اذان دیتا ہو توطلوع فجر سے لیکر غروب آفتاب تک روزہ توڑنے والی اشیاء سے اجتناب کرنا واجب ہوجاتا ہے، لھذا جب مؤذن اللہ اکبر کہے تو فورا کھانے پینے اور جماع اور روزہ توڑنے والی اشیاء سے رک جانا چاہیے.

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"جب طلوع فجر ہوجائے اوراس کے منہ میں کھانا ہو تواسے باہر نکال دینا چاہیے، اگر تووہ منہ سے باہر نکال دیتا ہے تو اس کا روزہ صحیح ہے، اوراگراس نے نگل لیا تواس کا روزہ ٹوٹ گیا...

اوراگر طلوع فجر ہوچکی ہواوروہ بیوی سے مجامعت کررہا ہواگر توفوری طور پر وہ رک جاتا ہے تواس کا روزہ صحیح ہے، لیکن جب فجر طلوع ہوچکی ہواوراسے طلوع فجر کا علم بھی ہوچکا ہے اوروہ پھر بھی مجامعت کرتا رہے تواس کا روزہ باطل ہوجائیگا، اوراس میں علماء کا کوئی اختلاف نہیں اورمذہب کے مطابق اس پر کفارہ ادا کرنا لازم ہے" انتہی

دیکھیں : المجموع (6/329).

اوران کا یہ بھی کہنا ہے کہ :

"ہم ذکر کرچکے ہیں کہ طلوع فجر ہو جائے اورکسی کے منہ میں کھانا ہو تواسے منہ سے باہر نکال دینا چاہیے اوروہ اپنا

روزہ پورا کرلے، لیکن اگر وہ طلوع فجر کا علم ہو جانے کے بعد اس کھانے کو نگل جائے تو اس کا روزہ باطل ہو جائیگا، اس میں کوئی اختلاف نہیں، اس کی دلیل ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہم کی حدیث ہے :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"بلال رات کے وقت اذان دیتے ہیں تم کھایا پیا کرو حتی کہ ابن ام مکتوم اذان دے"

اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے،
اور صحیح بخاری میں اس معنی کی اور بھی کئی احادیث ہیں" انتہی

دیکھیں : المجموع (333/6).

اس بنا پر؛ اگر تو آپ کے محلہ کی مسجد کا مؤذن طلوع فجر کے وقت اذان دیتا ہے تو آپ کو اللہ اکبر سنتے ہی جماع سے رک جانا چاہیے.

اور اگر آپ کو علم ہو کہ مؤذن طلوع فجر سے قبل اذان دیتا ہے یا آپ کو شک ہو کہ پتہ نہیں وہ طلوع فجر سے قبل اذان دیتا ہے یا پھر طلوع فجر کے بعد تو آپ پر کچھ لازم نہیں، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے صبح یعنی طلوع فجر واضح ہونے تک کھانا پینا اور جماع مباح کیا ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اب تمہیں ان (بیویوں) سے مباشرت کی اور اللہ تعالی کی لکھی ہوئی چیز کو تلاش کرنے کی اجازت ہے، تم کھاتے پیتے رہو حتی کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے پھر رات تک روزے کو پورا کرو} البقرۃ (187).

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا :

اگر کوئی شخص دوران اذان یا اذان ختم
ہونے کے پندرہ منٹ بعد سحری کا کھانا کھائے تو اس پر کیا لازم آتا ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا :

"اگر سوال میں مذکور شخص کو علم ہے
کہ یہ طلوع فجر سے قبل تھا تو اس پر قضاء نہیں، اور اگر اسے علم ہو کہ یہ طلوع فجر
کے بعد ہے تو اس پر قضاء ہوگی.

لیکن اگر اسے علم نہیں کہ آیا اس کا
کھانا پینا طلوع فجر سے قبل تھا یا بعد میں تو اس پر کوئی قضاء نہیں، کیونکہ اصل
میں رات کا باقی رہنا ہے، لیکن مومن کو چاہیے کہ وہ اپنے روزے کے متعلق احتیاط سے
کام لے اور اذان سنتے ہی کھانے پینے اور روزہ توڑنے والی اشیاء سے رک جائے، لیکن
اگر اسے علم ہو کہ اذان طلوع فجر سے قبل ہوتی ہے تو پھر کھا سکتا ہے" انتہی

دیکھیں : فتاوی اسلامیۃ (240/2).

دوم :

جب آپ اس حکم سے آپ جاہل تھے اور آپ
کا خیال تھا کہ کھانا پینا اور روزہ توڑنے والی اشیاء سے اذان کے آخر میں رکنا
چاہیے تو آپ پر کفارہ نہیں، احتیاطاً آپ کو اس روزہ کی قضاء میں ایک روزہ رکھنا
چاہیے اور اس کے ساتھ ساتھ دینی امور کا علم حاصل نہ کرنے کی کوتاہی پر توبہ و
استغفار کرنی چاہیے.

مزید آپ سوال نمبر (
93866) اور (
37679) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم.